20واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 06 اپریل 2016

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

<u>لاہور: ڈونگی گراؤنڈ سمن آباد کی فلڈ لائٹس کی چوری کی تفصیلات</u>

*1855: <u>میاں محمد اسلم اقبال</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد لاہور دونوں ڈونگی گراؤنڈز میں کرکٹ کھیلنے کے لئے فلڈ لائٹ پی ایچ اے نے لگوائی تھیں اور وہ اب وہاں سے چوری ہو چکی ہیں؟

(ب) اس چوری کے متعلق حکومت نے کیا کارروائی کی؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ گراؤنڈز کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 15 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں! سمن آباد ڈونگی گراؤنڈ میں کرکٹ کھیلنے کے لئے PHA نے فلڈ لائٹس لگوائی تھیں مگر ان لائٹس کو چوری کرنے کی کوشش کی گئی اور وہاں پر تعینات پی ایچ اے سٹاف نے چور کو موقع پر رنگے ہاتھوں پکڑ لیا اور یہ فلڈ لائٹس موقع پر موجود ہیں۔

(ب) چور کو متعلقہ پولیس اسٹیشن (سمن آباد) پولیس کے حوالے کر دیا گیا تھا اور اس کا ایف۔آئی۔آر نمبر مندرجہ ذیل ہے:۔ (406/406-4399، جرم نمبر 11/406، جرم نمبر 511/379 تاریخ 2011-07-08) کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! PHA اس پارک کی بحالی کا ارادہ رکھتی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 5 اپریل 2016)</u>

<u>لاہور: پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز و دیگر تفصیلات</u>

*1968: <u>ڈاکٹر مراد راس</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) یو سی 45 اور 46 لاہور میں پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز کن کن مقامات پر کب لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان یو سیز کی آبادی کے تناسب سے یہ ٹیوب ویلز کم ہیں۔کیا حکومت مذکورہ یو سیز میں مزید ٹیوب ویلز لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2013 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یو سی 45 اور 46 میں 10 عدد ٹیوب ویلز صاف پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

(1) گوشہ انگوری، 2006 (2) انگوری باغ سکیم نمبر II، 2001 (3) مسلم کالونی، 2013 (4) مشتاق کالونی، 2010 (5) کوٹلی پیر عبدالرحمن، 1996 (6) قادر بخش پارک، 2012 (7) فیصل پارک، 2007 (8) گلشن پارک کا متبادل مہر بلاک گلشن پارک روڈ 2015 میں 4 کیوسک کا ٹیوب ویل لگا دیا گیا ہے (9) مسکین پورہ 2011 (10) پنج پیر ٹیوب ویل 1990۔

(ب) درج بالا ٹیوب ویلوں سے مذکورہ یو سیز کی آبادی کو مناسب پریشر سے پینے کا پانی فراہم کیا جا رہا ہے۔فی الحال ان یو سیز میں کسی نئے ٹیوب ویل کی تنصیب زیرِ غور نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اپریل 2016)

گوجرانوالہ: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں کی منظوری و دیگر تفصیلات

*2034: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران پی پی 93 ضلع گوجرانوالہ میں ہاؤسنگ کی واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کو منظور کیا؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں، ان میں سے کتنی سکیمیں تاحال مکمل نہیں ہوئیں، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) ان سکیموں کی تکمیل میں تاخیر کے باعث حکومت کو کتنا مزید مالی بوجھ برداشت کرنا پڑے گا اور یہ کب تک مکمل ہو جائیں گی، تاریخ و سال سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2013 تاریخ ترسیل 20 نومبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات نے پچھلے پانچ سالوں کے دوران واسا گوجرانوالہ کو پی پی 93 ضلع گوجرانوالہ میں دو سیوریج سکیموں کی منظوری دی تھی۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔ سیوریج سکیم حافظ آباد روڈ اور ملحقہ علاقے وڈسپوزل سٹیشن عالم چوک نمبر 2 گوجرانوالہ

2۔ سیوریج سکیم باغوالہ اور ملحقہ علاقے وڈسپوزل سٹیشن گوجرانوالہ

(ب) ان سکیموں پر جو لاگت آئی ہے اس کی تفصیل اُوپر دی گئی سکیموں کے مطابق درج ذیل ہے:۔

سکیم نمبر 1۔	35.000 ملین روپے
سکیم نمبر 2۔	69.489 ملین روپے
ٹوٹل:	104.489 ملین روپے

دونوں سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔

(ج) کوئی سکیم زیرِ تکمیل نہیں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اپریل 2016)

لاہور: مالکانہ حقوق دینے کی تفصیلات

*2401: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک سابقہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے 2005 میں ضمنی الیکشن کے موقع پر ٹاؤن شپ لاہور کے جلسہ عام میں کچی آبادی یوحنا کالونی، جونیجو کالونی اور نل بی ٹو کے مکینوں کو مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا تھا اور اس کے لئے چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو بھی جاری ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس موقع پر جلسہ عام میں گوالہ کالونی رکھ چندرائے کے مکینوں کو بھی -/17500 روپے فی کنال کے حساب سے مالکانہ حقوق دینے کا اعلان کیا اور اس کے لئے بھی چیف منسٹر سیکرٹریٹ سے ڈائریکٹو جاری ہوا؟

(ج) محکمہ نے مذکورہ احکامات پر عمل درآمد کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور اگر کوئی اقدامات نہیں اٹھائے گئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) جناب چیف منسٹر پنجاب کے احکامات پر عمل درآمد کرتے ہوئے ڈائریکٹر جنرل کچی آبادیز پنجاب نے کچی آبادی جونیجو کالونی نمبر i نمبر ii اور نالا بی ٹو (ٹاؤن شپ) کا ڈیکلیریشن / نوٹیفیکیشن نمبر DG(KA&UI)10-04/2007-47 مورخہ 07-10-27 جاری کر دیا۔ تاہم ان آبادیوں کے رقبہ کا انتقال بحق شعبہ کچی آبادی ایل ڈی اے کے نام تاحال نہ ہوا ہے اور نہ ہی ان آبادیوں کا مصدقہ ریونیو ریکارڈ اور مصدقہ سروے لسٹ کا ریکارڈ موصول ہوا ہے جس کی وجہ سے ان آبادیوں کے مکینوں کو مالکانہ حقوق تفویض نہیں کیے جا سکے۔ مصدقہ ریکارڈ مذکور کی فراہمی کے لئے جناب ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو لاہور کو بروئے چھٹی نمبر LDA/DKA/171 مورخہ 2011۔12۔15 کو درخواست کی گئی تھی لیکن تاحال مصدقہ ریکارڈ فراہم نہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ چھٹی کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ کچی آبادی یوحنا آباد کالونی کا ڈیکلریشن / نوٹیفیکیشن جاری نہ ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 28 مارچ 2014)

گوجرانوالہ: ترقیاتی منصوبوں کی تفصیلات

*2598: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام کے بعد سے اب تک گوجرانوالہ میں ایک بھی ہاؤسنگ سکیم نہ بنائی ہے اگر یہ درست ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے گوجرانوالہ کی تعمیر ترقی کے لیے کون کون سے بڑے منصوبے مکمل کئے ہیں، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) جی ڈی اے نے آمدنی حاصل کرنے کے منصوبے کون کونسے کتنے بنائے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 16 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ہاؤسنگ اسکیم بنانے کی کافی کوششیں کی ہیں۔ 1992 میں سیکشن (4) حصول اراضی ایکٹ 1894 کے تحت موضع جات گرجاکھ، قیام پور کی 374 ایکڑ اراضی کا گزٹ نوٹیفیکیشن نمبر DRA/M/32/L-1-2 بتاریخ 26-04-1992 جاری کیا۔ جو کہ بعد ازاں چند ناگزیر وجوہات کی وجہ سے سال 2000 میں اس کو Denotify کر دیا گیا۔ سال 1997 میں جی ڈی اے نے شہر کے ساتھ منسلک مواضعات لوہیانوالہ، فتومنڈ، اروپ، دھلے، گرجاکھ، قیام پور، سندر سنگھ میاں سانسی، نوشہرہ سانسی، گوجرانوالہ زرعی، کھیالی شاہ پور، چک جگنہ، ونیاوالہ اور رتہ باجوہ کے رقبہ جات پر برائے تعمیر ہاؤسنگ بذریعہ نوٹیفکیشن زیر دفعہ (17) پنجاب ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ مجریہ 1976 جی ڈی اے کا کنٹرولڈ ایریا Declare کیا۔ لیکن بعد ازاں اس سلسلہ میں حتمی منظوری ازاں مجاز اتھارٹی نہ ملی۔ سال 2003 میں جی ڈی اے نے Joint Venture کے تحت ایک پرائیویٹ ڈویلپرز M/S Muhammad Javaid+Hamid پلاٹس کی شرائط پر آمادہ کیا۔ مگر خصوصی کمیٹی کی

طرف سے عائد شرائط کو انویسٹرز نے منظور نہ کیا جس بنا پر پراجیکٹ مکمل نہ ہو سکا۔Rafique کے ساتھ بات چیت کی اور Investor کو 30% ڈویلپڈ

(ب) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے پچھلے تین سالوں میں 1561.743 ملین روپے کی لاگت سے 27.98Km لمبائی کی شہر کی 9 اہم سڑکوں کی تعمیر کی جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام سڑک لمبائی لاگت

(۱) تعمیر دورویہ سڑک پسرور روڈ تا ایسٹرن بائی پاس گوجرانوالہ

3.07Km 199.806

(۲) تعمیر دورویہ سڑک کشمیر روڈ، پسرور روڈ سے پیپلز کالونی ڈسپوزل ورکس

3.53Km 216.152

(۳) تعمیر دورویہ سڑک کچا ایمن آباد روڈ سے جی ٹی روڈ ایسٹرن بائی پاس

2.95Km 198.374

(۴) تعمیر دورویہ سڑک جی ٹی روڈ سے جوڈیشل کالونی ویسٹرن بائی پاس

7.91km 120.884

(۵) تعمیر سڑک کالج روڈ سے گرجاکھی دروازہ سے نواب چوک گوجرانوالہ

3.72Km 127.545

(۶) بحالی / تعمیر سڑک جناح روڈ سے جی ٹی روڈ حیات النبی چوک

5.10Km 121.375

(۷) بحالی / تعمیر سڑک گورونانک پورہ سے گھنٹہ گھر چوک سے جناح روڈ

1.04Km 44.068

(۸) تعمیر دورویہ سڑک نوشہرہ روڈ سے صغیر شہید چوک سے اعوان چوک بائی پاس

2.27Km 160.736

(۹) تعمیر دورویہ سڑک گوندلانوالہ چوک سے ویسٹرن بائی پاس علی پور چوک

372.803 4.39Km

ٹوٹل 1561.743 27.98Km

(ج) گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک اپنے ذرائع آمدن کے لیے چار پلازہ جات مکمل کیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام پلازہ	تفصیل
(ا) سول لائن پلازہ،	گراؤنڈ فلور 60 عدد دکانات جو کہ مالکانہ حقوق پر فروخت کر دی گئی تھیں۔
(۲) سول لائن پلازہ،	فرسٹ فلور 62 عدد دفاتر فرسٹ فلور مالکانہ حقوق پر فروخت کر دیئے گئے تھے
(۳) سول لائن پلازہ،	سیکنڈ فلور 62 عدد دفاتر سیکنڈ فلور کرایہ پر دیئے گئے ہیں۔

(۴) ٹرسٹ پلازہ مین بلاک جی ٹی روڈ اس میں 49 عدد گراؤنڈ فلور پر دکانیں ہیں جو کہ کرایہ پر دی گئی ہیں۔

(۵) ٹرسٹ پلازہ مین بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 16 عدد دفاتر فرسٹ فلور پر واقع ہیں جو کہ تمام کرائے پر دیئے گئے ہیں۔
(۶) ٹرسٹ پلازہ ٹی بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 23 عدد دفاتر جو کہ تمام کرایہ داری پر ہیں۔
(۷) ٹرسٹ پلازہ ٹی بلاک جی ٹی روڈ	اس میں 48 عدد دکانیں جو کہ تمام کرائے پر دی ہوئی ہیں۔
(۸) ٹرسٹ پلازہ یو بلاک مکرم مسجد روڈ	اس میں گراؤنڈ فلور پر 30 عدد دکانیں ہیں۔ جو کہ تمام کرائے پر دی ہوئی ہیں۔
(۹) ٹرسٹ پلازہ یو بلاک مکرم مسجد روڈ	اس میں فسٹ فلور اور سیکنڈ فلور جس کا رقبہ 20958Sft ہے۔ BOT Basis پر ماہانہ کرایہ پر الاٹ کیا ہوا ہے۔

(۱۰)ٹرسٹ پلازہ مین جی ٹی روڈ اس میں 4150Sft رقبہ میسرز KFC کو BOT Basis پر ماہانہ کرائے پر الاٹ کیا ہوا ہے۔

(۱۱)جناح روڈ نزد دھلے چوک اس میں 9800Sft رقبہ پر پیٹرول پمپ / سی این جی اسٹیشن الاٹ کیا ہوا ہے۔

ان تمام الاٹمنٹ کا ماہانہ کرایہ تقریباً 21 لاکھ روپے آتا ہے۔اس مد میں جی ڈی اے کو سالانہ تقریباً 02 کروڑ 60 لاکھ روپے انکم ہوتی ہے

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2014)

ملتان: واسا میں ڈیپوٹیشن پر کام کرنے والے افسران و دیگر تفصیلات

*2662: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واسا ملتان میں گریڈ 17 سے گریڈ 21 کے کتنے ملازمین کب سے تعینات ہیں، ان کو گاڑیوں سمیت کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے افسران ایسے ہیں جو ڈیپوٹیشن پر کام کررہے ہیں ان کا کن کن محکمہ جات سے تعلق ہے اور یہ کب سے یہاں پر تعینات ہیں، تعیناتی کی وجوہات سے بھی آگاہ کریں؟

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان تمام افسران کی گاڑیوں کے پٹرول / مرمت اور ٹی اے / ڈی اے پر کتنے اخراجات ہوئے، علیحدہ علیحدہ افسر اور سال وائز تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) ان افسران نے اپنی تعیناتی کے دوران ملتان شہر خصوصاً پی پی 195 میں پانی کی فراہمی / سیوریج کی صفائی و دیگر کون کون سے منصوبہ جات کے لئے خصوصی اقدامات اٹھائے، ان کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا حکومت واسا ملتان میں ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے افسران و اہلکاران کو فوری طور ان کے محکمہ جات میں بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا ملتان میں اس وقت گریڈ 17 سے گریڈ 20 تک کے 30 افسران تعینات ہیں ان کی تعیناتی کی تفصیل (ضمیمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن میں سے گریڈ 18 سے گریڈ 20 تک کے افیسران کو ٹیلی فون اور اخبار سمیت گاڑیوں کی سہولت فراہم کی جارہی ہے، مینجنگ ڈائریکٹر کے علاوہ تمام افسران کے لیے ٹیلی فون کے استعمال کی حد مقرر ہے۔

(ب) ان میں سے 04 آفیسران ایسے ہیں جو ڈیپوٹیشن پر کام کررہے ہیں جن میں سے 02 کا تعلق محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ سے ہے اور 01 کا تعلق محکمہ فنانس ڈیپارٹمنٹ (پراونشل لوکل فنڈ آڈٹ پنجاب) سے ہے جبکہ 01 کا تعلق محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی ڈیپارٹمنٹ سے ہے جو کہ واسا میں بطور مجسٹریٹ تعینات ہیں۔ واسا ملتان میں تعیناتی کی تفصیل (ضمیمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ محکمہ واسا میں ان عہدہ جات پر افسران نہ ہونے کی وجہ سے حکومت پنجاب نے ان افسران کی تعیناتی کی ہے

(ج): ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے افسران کی گاڑیوں کے پٹرول / مرمت اور ٹی اے / ڈی اے پر جو اخراجات ہوئے ہیں ان کی تفصیل سال وائز (ضمیمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے افسران میں سے کسی بھی آفیسر کی ان منصوبہ جات کے لیے خصوصی اقدامات اٹھانے کی براہ راست ذمہ داری نہ ہے بلکہ پورے شہر کی ذمہ داری ہے جن میں PP-195 بھی شامل ہے۔

(ہ) ڈیپوٹیشن پر آئے ہوئے افسران واہلکاران کو ان کا عرصہ تعیناتی مکمل ہونے پر ان کے محکمہ جات میں بھیج دیا جائے گا

(تاریخ وصولی جواب 25 اپریل 2014)

ملتان: پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2663: حاجی جاوید اختر انصاری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے ملتان میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کررہے ہیں؟

(ب) ملتان شہر میں پی ایچ اے کے تحت کتنے پارکس ہیں اوران کی نگرانی کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اکثر پارکس کی حالت انتہائی خراب ہو چکی ہے اور وہاں پر ناجائز تجاوزات والوں نے اور نشیوں نے اڈے بنائے ہوئے ہیں؟

(د) پی ایچ اے کے افسران ان پارکس کی صورتحال کو بہتر کرنے کے لئے کوئی سروے / وزٹ کرنے کاارادہ رکھتے ہیں، اگر ہاں تو کب تک؟

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ان پارکوں کی دیکھ بھال تزئین وآرائش پر کتنے فنڈز استعمال کئے گئے، سال وائزاور پارک وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(و) مذکورہ اخراجات کن کن افسران کی نگرانی یا منظوری سے ہوئے؟

(تاریخ وصولی 20 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی میں اس وقت 68 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل گریڈ وائز درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	گریڈ	تعداد
1۔	19/20	1
2۔	19	2
3۔	17	1
4۔	14	2
5۔	4	14
6۔	1	48

(ب) پی ایچ اے کے زیر انتظام صرف شاہ شمس پارک اور سرکٹ ہاؤس پارک ہیں۔ اوران کی نگرانی کے لئے 23 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ج)مذکورہ پارکس کا کنٹرول ڈسٹرکٹ آفیسر پارکس اینڈ گارڈنز سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ملتان کے پاس ہے۔ جبکہ پی ایچ اے کے زیر انتظام شاہ شمس پارک اور سرکٹ ہاؤس پارک کی حالت درست ہے اور وہاں کوئی ناجائز تجاوزات نہ ہیں۔

(د)پی ایچ اے کے پاس جو دو(2) پارکس ہیں ان کی PHA کے افسران نگرانی کرتے ہیں اور ان پارکس کو خوبصورت بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

(ہ)پی ایچ اے 2011۔07۔01 کو معرض وجود میں آئی۔ جو فنڈز پی ایچ اے نے پارکوں کی تزئین و آرائش پر استعمال کئے ان کی تفصیل (Annex–A–I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔پی ایچ اے نے یہ کام مکمل کرنے کے بعد سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے حوالے کر دیئے تاکہ ان کی آئندہ مکمل دیکھ بھال کر سکیں۔

(و)مذکورہ اخراجات مندرجہ ذیل افسران کی نگرانی و منظوری سے ہوئے۔

1۔ منصوبہ منظور شدہ چیئر مین پلاننگ کمیشن (ایکنک) اسلام آباد۔

2۔ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ملتان۔

3۔مینجنگ ڈائریکٹر، پی ایچ اے ملتان۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 7فروری 2014)</u>

<u>لاہور: گجر پورہ چائینہ سکیم میں پلاٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2879: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ایل ڈی اے کے گجر پورہ چائینہ سکیم لاہور میں کل کتنے پلاٹس ہیں، ان میں کتنے پلاٹس الاٹ ہو چکے ہیں، کتنے ابھی تک باقی ہیں؟

(ب) سال 2011 کے دوران متذکرہ سکیم میں کل کتنے لوگوں کو پلاٹس کی تقسیم کی گئی، تقسیم شدہ پلاٹوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 4 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 23 جنوری 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) گجرپورہ چائنہ سکیم میں کل پلاٹس کی تعداد 8858 ہے جسکی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ کل تعداد میں سے 2358 پلاٹس الاٹ ہو چکے ہیں جسکی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2011ء کے دوران کل 50 پلاٹس کی ایلوکیشن ہوئی جو سابقہ مالکان اراضی کو ان کی اراضی کے عوض اسثناء کیے گئے ہیں جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 ستمبر 2015)

لاہور: گلبرگ III کے سیوریج سسٹم کو ٹھیک کروانے کی تفصیلات

*2914: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل بلاک گلبرگ III لاہور کے سیوریج سسٹم میں بہتری کے لئے فنڈز کی منظوری لے لی گئی ہے اگر نہیں تو کب تک منظوری ہو گی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے سمری حکومت پنجاب کے اعلیٰ حکام کو بھجوائی گئی لیکن اس کو مسترد کر دیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ سیوریج سسٹم کی بہتری کے لئے کتنے فنڈز کی منظوری لی جا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ بالا علاقہ کے سیوریج سسٹم کو فوری ٹھیک کروانے کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 19 جنوری 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست ہے کہ حکومتِ پنجاب نے ایل بلاک گلبرگ III لاہور کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) حکومتِ پنجاب نے ایل بلاک گلبرگ III لاہور کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔ جس کی تخمینہ لاگت 72.090 ملین روپے ہے۔

(د) حکومتِ پنجاب نے مذکورہ علاقہ کے سیوریج سسٹم کی بہتری کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔ فنڈز کی فراہمی پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2014)

فیصل آباد: پی ایچ اے کے ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3034: میاں طاہر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے فیصل آباد کے کل ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں؟

(ب) ان ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے فنڈز کہاں سے ملتے ہیں؟

(ج) کیا حکومت پنجاب یا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیصل آباد ان ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی کے لئے رقم فراہم کرتی ہے اگر ہاں تو سال 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 22 اکتوبر 2013 تاریخ ترسیل 9 جنوری 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تفصیل (بر فلیگ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(ب) پی ایچ اے کے ملازمین کی تنخواہوں کے لیے فنڈز پنجاب گورنمنٹ مہیا کرتی ہے۔

(ج) پی ایچ اے کے ملازمین کی تنخواہوں کے لیے فنڈز پنجاب گورنمنٹ مہیا کرتی ہے مالی

سال 14-2013 میں تنخواہوں کی مد میں پنجاب گورنمنٹ نے 172.049 ملین روپے مہیا کیے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اپریل 2014)

لاہور: ایڈن ہاؤسنگ سوسائٹی کی جانب سے لوگوں کے کروڑوں روپے ہڑپ کرنے کی تفصیلات

*3217: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈن ہاؤسنگ لمیٹڈ نے ایک سوسائٹی فیروزپور روڈ لاہور پر چند سال پہلے شروع کی تھی جو کہ حکومت سے اجازت لے کر شروع کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پلاٹ اور مکان دینے کے وعدہ کے بدلے یہ سوسائٹی کروڑوں روپے لوگوں سے وصول کر چکی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اس سوسائٹی کی انتظامیہ نے لوگوں کی تمام رقومات ہڑپ کر لی ہیں اور یہ رقومات واپس کرنے کے نت نئے بہانے تراشے جا رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس کروڑوں روپے کے فراڈ کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 04 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 فروری 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ایل ڈی اے نے ایڈن ہاؤسنگ لیمٹڈ کی فیروزپور روڈ پر دو سکیمیں منظور کی ہیں جن کے نام ایڈن گارڈن اور ایڈن گارڈن ایکسٹنشن ہیں۔ ایڈن گارڈن سکیم اپریل 2008 میں منظور کی گئی جس کا رقبہ 666.22 کنال ہے جبکہ ایڈن گارڈن ایکسٹنشن کی منظوری اگست 2009ء میں دی گئی تھی جس کا رقبہ 505.90 کنال ہے۔ بعد ازاں تین کنال رقبہ کے تنازعہ کی وجہ سے ایڈن گارڈن سکیم کی منظوری معطل کر دی گئی۔ یہ معاملہ عدالت میں بھی زیر کارروائی رہا۔ بعد ازاں سپانسر کی درخواست پر سکیم پلان کی منظوری اس شرط پر بحال کر دی گئی کہ سپانسر نظر ثانی شدہ پلان جمع کروائے گا اور اس متنازعہ رقبہ کو خارج کر دے گا۔ سپانسر سکیم نے ترمیمی سکیم پلان جمع کروا دیا ہے جو کہ زیر کارروائی ہے۔

(ب) پلاٹوں اور مکانوں کی خرید و فروخت کا ریکارڈ ایل ڈی اے کے پاس نہ ہوتا ہے۔ یہ معاملہ سکیم مالکان اور خریدار کے مابین ہوتا ہے۔

(ج) محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) ایڈن ہاؤسنگ کے معاملے کی جانچ پڑتال کے لئے پنجاب اسمبلی نے قائمہ کمیٹی تشکیل دی ہے جس کا اجلاس مورخہ 16.04.2014 کو ہوا تھا۔

(تاریخ وصولی جواب 5 اگست 2015)

لاہور: ریس کورس کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*3282: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ریس کورس پارک کا کل کتنا رقبہ ہے نیز اس رقبہ پر عوام کی تفریح کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) لاہور ریس کورس میں سال 13-2012 کے دوران اس کی بہتری کے لئے کل کتنا فنڈ استعمال کیا گیا؟

(ج) لاہور ریس کورس میں تفریح کے لئے آنے والوں کی موٹر سائیکل اور گاڑیوں کی حفاظت کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) لاہور ریس کورس پارک میں موجود لیڈیز جم میں کیا کیا سہولیات فراہمی کی گئیں ہیں نیز کیا کوئی Trainer بھی تعینات کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 10 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 فروری 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ریس کورس پارک کا کل رقبہ 88 ایکڑ 4 کینال اور عوام کی تفریح کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے ہیں۔

(i) علم نو کے متلاشی لوگوں کے لئے فری لائبریری بنائی گئی ہے۔

(ii) جھیل میں شہریوں کی تفریح کیلئے کشتیاں موجود ہیں۔

(iii) پارک میں جگہ جگہ لوگوں کے بیٹھنے کیلئے بینچ فراہم کئے گئے ہیں۔

(iv) عوامی صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے جوگنگ ٹریک کو عالمی معیار کے مطابق اپ گریڈ کیا گیا ہے اور اس پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

(V) پارک کی صفائی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

(Vi) پارک میں ڈینگی کی موجودہ صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے پارک میں ہفتہ وار سپرے کی جاتی ہے۔

(Vii) معذور بچوں کی تفریح کیلئے جیلانی پارک میں خاص حصہ مختص کیا گیا ہے۔

(ب) سال 13۔2012 میں ریس کورس پارک کی بہتری کے لئے ہارٹیکلچر پر 2,72,850 روپے خرچ ہوئے ہیں۔

(ج) ریس کورس پارک کے تین سٹینڈ پر بورڈ آویزاں ہے۔ جس پر تحریر ہے کہ وزیرِاعلیٰ پنجاب 15.11.2008 کو یہ حکم جاری کیا ہے کہ عوام کی سہولت کیلئے پارکنگ سٹینڈ فری کر دیئے گئے ہیں۔ اور گاڑیوں کی حفاظت کے لئے لاہور پارکنگ کمپنی کو تعین کیا گیا ہے اور کمپنی کو محکمہ ماہانہ ادائیگی کرتا ہے۔

(د) ریس کورس پارک میں موجود لیڈیز جم میں چار لیڈیز جم کوچ رکھی گئی ہیں جو باقاعدہ Training دیتی ہیں اور جم میں مختلف قسم کی ورزش کرنے والی مشینیں لگائی گئی ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i۔ ورزش کرنے والے سائیکل 2 عدد ii۔ ایبکن گرو 2 عدد iii۔ ٹوسٹر 4 عدد iv۔ ورزش کرنے والے مینوئل بنچ 6 عدد v۔ تھائی پریس مشین 1 عدد vi۔ ویٹ مشین 1 عدد vii۔ ایب مینوئل مشین 2 عدد viii۔ سٹیپر مشین 1 عدد ix۔ ورزش راڈ 2 عدد x۔ ورزش کرنے والی بار 1 عدد xi واٹر کولر ایک عدد

(تاریخ وصولی جواب 28 اپریل 2014)

لاہور: جیا بگا اور گھنگ شریف میں فراہمی آب و نکاسی آب کا مسئلہ

*3533: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جیا بگا اور گھنگ شریف رائے ونڈ لاہور میں واٹر سپلائی سکیم اور سیوریج سسٹم موجود نہ ہے جسکی وجہ سے عوام میں بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟

(ب) کیاحکومت مذکورہ موضع جات کے درج بالا مسائل حل کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک ؟

(تاریخ وصولی یکم جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جیابگا میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے 1976 میں واٹر سپلائی سکیم لگائی جو کہ 2012 تک آپریشنل رہی بعدازاں سکیم بوجہ عدم ادائیگی بِل بجلی بند ہو گئی اور سکیم اپنی ڈیزائن لائف بھی مکمل کر چکی ہے۔ نکاسیِ آب کے لیے جیابگا میں نالے بنائے گئے ہیں اِنکی حالت بہتر ہے۔ جبکہ گاؤں گھنگ شریف میں واٹر سپلائی سکیم اور سسٹم موجود نہ ہے۔ مختلف محکمہ
جات نے نالہ جات برائے نکاسیِ آب بنائے مگر انکی موجودہ حالت انتہائی خراب ہے۔

(ب) مالی سال 15۔2014 میں حکومت کے بجٹ میں اِن دونوں گاؤں میں فراہمیِ آب کی کوئی سکیم زیرِ غور نہیں ہے۔ 16۔2015 کے مالی سال کے لیے تخمینہ لاگت برائے فراہمی آب برائے جیا بگا بنایا گیاہے۔ جس کی لاگت 72.44 ملین روپے ہے۔ جبکہ گھنگ شریف گاؤں میں فراہمی ونکا سیِ آب کا تخمینہ لاگت 83.39 ملین روپے لگایا گیاہے۔ اگر حکومت مجوزہ رقم مہیا کر دے تو سکیمیں بنا ئی جا سکتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 12 مئی 2015)

لاہور: واسا کے ٹیوب ویلوں سے متعلقہ تفصیلات

*3570: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) واسا لاہور نے سال 13۔2012 کے دوران کتنے ٹیوب ویلز لاہور میں کہاں کہاں نصب کئے ان کا تخمینہ لاگت بتائیں، ان کی مشینری کہاں سے خرید کی گئی؟

(ب) کیا ان ٹیوب ویلز کی تنصیب کے لئے پرائیویٹ افراد کو ٹھیکہ دیا گیا تھا یا واسا کے اپنے ملازمین نے نصب کئے، اگر پرائیویٹ افراد / فرموں نے نصب کئے تھے تو ان کے نام و پتہ جات بتائیں؟

(ج)ان ٹیوب ویلز کی جو مشینری موقعہ پر نصب ہے اس کی تصدیق کس کس انجینئرنگ کی فرم / ادارے سے کروائی گئی ان کا نام وپتہ جات بتائیں اگر ان کی مشینری کی تصدیق نہیں کروائی گئی تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د)ان میں سے اس وقت کتنے ٹیوب ویلز خراب یا بند پڑے ہیں اور ان کی بندش / خراب ہونے کی وجوہات ناقص یا غیر معیاری مشینری ہے یا دیگر کوئی عوامل ہیں، تفصیلات سے ایوان کو مطلع فرمائیں؟

(ہ)کیا حکومت ان ٹیوب ویلوں کی بندش / خراب ہونے کی وجوہات جاننے کے لئے تھرڈ پارٹی سے انکوائری کروانے کو تیار ہے؟

(تاریخ وصولی 03 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا لاہور نے سال 13-2012 کے دوران 12 ٹیوب ویل نصب کیے۔ ان ٹیوب ویلوں کے مقامات اور تخمینہ لاگت کی تفصیل (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان ٹیوب ویلوں کے پمپس کے۔ایس۔بی (KSB) پمپس کمپنی لمیٹڈ سے جبکہ موٹریں سیمنز (Siemens) پاکستان انجینئرنگ کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ سے خریدی گئیں۔

(ب)ان ٹیوب ویلز کی تنصیب کا ٹھیکہ پرائیویٹ فرموں کو دیا گیا۔ جن پرائیویٹ فرموں نے ان ٹیوب ویلوں کی تنصیب کی، ان کے نام وپتہ جات کی تفصیل (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان ٹیوب ویلوں کی مشینری کی تصدیق مشاورتی فرم نیشنل انجینئرنگ سروسز پاکستان (پرائیویٹ) لمیٹڈ، نیسپاک ہاؤس، C-1، بلاک این (N)، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن لاہور سے کروائی گئی۔

(د)ان میں سے کوئی بھی ٹیوب ویل خراب یا بند نہ ہے۔

(ہ)مذکورہ ٹیوب ویلوں میں سے کوئی بھی خراب یا بند نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 8 ستمبر 2015)

راولپنڈی: سیٹلائیٹ ٹاؤن میں چنار پارک پر ناجائز قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

*3594: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی سیٹلائیٹ ٹاؤن بلاک "ایف" کے چنار پارک پر ناجائز قبضہ ہو چکا ہے اور ناجائز قابضین نے مسلح گن مین بیٹھائے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت چنار پارک کو خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 06 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) چنار پارک کا کیس بمطابق HRC NO.3194-G/2009 عدالت عظمی اسلام آباد میں زیر سماعت ہے۔ موقع پر چنار پارک میں سابقہ مالکان نے ٹینٹ لگا کر کچھ رقبہ پر قبضہ کیا ہوا ہے۔

(ب) عدالت عظمی نے HRC NO.3194-G/2009 میں چنار پارک کا جو فیصلہ کیا اس پر عمل درآمد ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 22 جولائی 2014)

راولپنڈی: خیابان سر سید راولپنڈی سے متعلقہ تفصیلات

*3596: راجہ راشد حفیظ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خیابان سر سید راولپنڈی میں پبلک پارکس اور پلے گراؤنڈز کی تعداد کتنی ہے، ان میں سے کتنے پارکس اور گراؤنڈز پر ناجائز قبضہ ہے؟

(ب) ناجائز قابضین کا کوئی قانونی حق ہے اگر ہے تو کیا حکومت ان کو متبادل جگہ فراہم کرنے کو تیاز ہے؟

(ج) کیا حکومت ناجائز قبضہ شدہ پارکس اور گراؤنڈز کو واگزار کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 06 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) خیابان سر سید اسکیم راولپنڈی پانچ سیکٹرز پر مشتمل ہے جس میں پارکوں اور پلے گراونڈز کی تعداد 12 ہے اور ایک گارڈن بھی ہے۔ پارکس سیکٹر A/4 اور سیکٹر II جس میں کچھ سابقہ مالکان کی پرانی آبادی موجود ہے۔ زیر آبادی زمین جو کہ ایوارڈ میں شامل نہیں ہے۔ محمد رفیق اور محمد نذیر نے عدالت عالیہ میں writ petition NO 1725/2011 اور writ petition No.1223/2011 دائر کی کہ پارک کے اندر جو پرانی آبادی ہے اس کے متبادل جگہ دی جائے مذکورہ بالا رٹ پٹیشن مورخہ 25-2-14 کو disposed ہو گئیں اور حکم جاری ہوا کہ محکمہ ہاؤسنگ تین ماہ کے اندر petitioners کا مسئلہ حل کرے۔ کیس فیصلہ کے لیے مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔ پارک سیکٹر ii کھڈہ مارکیٹ کا کیس سول عدالت میں زیر سماعت ہے جس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے پارک سیکٹر III بمطابق ریونیو رپورٹ نمبرات خسرہ نمبر 342 اور 312 ڈھوک سفوھ راولپنڈی میں آتے ہیں۔ خسرہ نمبر 312 ایکوائر شدہ نہ ہے خسرہ نمبر 342 نوٹیفائیڈ ہے لیکن ایوارڈ میں شامل نہ ہے۔ گارڈن سیکٹر II کا کیس بمطابق رٹ پٹیشن نمبر 312/2003 عدالت عالیہ زیر سماعت ہے باقی پارکوں پر کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(ب) سیکٹر ii اور سیکٹر A/4 میں بیٹھے قابضین کو موجودہ ریونیو ریکارڈ کے مطابق ایڈجسٹ کیا جائے گا کیس برائے فیصلہ مجاز اتھارٹی کو بھیج دیا گیا ہے۔

(ج) کچھ قابضین پارکس کے کیس مختلف عدالت ہائے میں زیر سماعت ہیں بعد فیصلہ عدالت بمطابق حکم عمل درآمد کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2014)

تاندلیانوالہ: واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3607: جناب جعفر علی ہوچہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 57 اور تحصیل تاندلیانوالہ فیصل آباد میں کون کون سی واٹر سپلائی کی سکیمیں کام کر رہی ہیں؟

(ب) کون کون سی واٹر سپلائی کی سکیمیں کب سے بند پڑی ہیں، بندش کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کون کون سے ٹیوب ویل خراب ہونے کی بناء پر بند پڑے ہیں، ان ٹیوب ویلز کو کب تک درست کروالیا جائے گا اور ان پر کتنی رقم خرچ ہو گی؟

(د) ان سکیموں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(ہ) ان سکیموں کے لئے سال 14-2013 کے بجٹ میں کتنی رقم کس کس مد میں مختص کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی 08 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28 مارچ 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 57 تحصیل تاندلیانوالہ میں دو واٹر سپلائی سکیمیں 08-2006 تک مکمل کی گئیں۔

1۔ رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر 452 گ ب۔

اس واٹر سپلائی سکیم کو واٹر یوزر کمیٹی کامیابی سے چلارہی ہے۔

2۔ جزوی اربن واٹر سپلائی سکیم تاندلیانوالہ سٹی۔

یہ واٹر سپلائی سکیم چلانے کے بعد 2009 میں تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن کے حوالے کی گئی جسے وہ چلارہی ہے۔

(ب) پی پی 57 کی کوئی سکیم بند نہ ہے۔

(ج) پی پی 57 کا کوئی ٹیوب ویل بند نہ ہے۔

(د) دونوں سکیمیں ٹی ایم اے اور یوزر کمیٹی چلارہی ہیں ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) 14-2013 کے لئے واٹر سپلائی کے لئے کوئی فنڈ نہ رکھے گئے ہیں۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 31 جنوری 2016)</u>

<u>ساہیوال: شہر کی حدود میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات</u>

*3608: <u>محترمہ نبیلہ حاکم علی خان:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں نصب ہیں؟

(ب)ان میں سے کتنے ٹیوب ویل کب سے کس بناء پر خراب یا بند ہیں؟

(ج) ان ٹیوب ویلز کو ٹھیک کروانے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور اس سلسلہ میں متعلقہ انتظامیہ کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د)اس وقت اس شہر کی کتنی آبادی کو ان ٹیوب ویل سے پانی فراہم کیا جارہا ہے اور بقایا کتنی آبادی کو یہ سہولت دستیاب نہ ہے؟

(ہ)اس شہر میں مزید کتنے ٹیوب ویل کہاں کہاں لگانے کی ضرورت ہے اور یہ کب تک نصب کر دیئے جائیں گے؟

(تاریخ وصولی 08جنوری 2014 تاریخ ترسیل 28مارچ 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف)ساہیوال شہر میں واٹر سپلائی کے لئے مختلف جگہوں پر کل 57ٹیوب ویل نصب ہیں تفصیل Annex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مندرجہ بالا ٹیوب ویلز میں سے 8عدد ٹیوب ویل پچھلے چند سالوں سے خراب ہیں تفصیل Annex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)کیونکہ یہ ٹیوب ویلز اپنی عمر پوری کر چکے ہیں اور مرمت کے قابل نہ ہیں اس لئے ان کی جگہ پر نئے ٹیوب ویلز لگانے درکار ہیں ان نئے ٹیوب ویلز کو لگانے کے لئے تقریباً 33.00ملین رقم درکار ہیں۔ تفصیل Annex-Bایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)(i)اس وقت شہر کی آبادی تقریباً 272915نفوس پر مشتمل ہے جو کہ 49عدد ٹیوب ویلز چالو حالت میں ہیں ان سے تقریباً 77%آبادی کو پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

(ii)جو 8عدد ٹیوب ویل خراب ہیں ان کی وجہ سے تقریباً 11%آبادی پانی سے محروم ہے۔

(iii)جن علاقوں میں ابھی تک کوئی بھی ٹیوب ویل نہیں لگایا گیا ہے ان علاقوں کی آبادی شہر کی کل آبادی کا 12%ہے۔

(ہ) شہر کی موجودہ آبادی کو 73 کیوسک پانی کی ضرورت ہے جس میں سے صرف 56 کیوسک پانی مہیا کیا جارہا ہے اور مزید 17 کیوسک پانی درکار ہے جس کیلئے 17 نئے ٹیوب ویلز کی ضرورت ہے ان ٹیوب ویلز کی تنصیب پر تقریباً 70.125 ملین رقم درکار ہے (تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) حکومت پنجاب کی منظوری و فراہمی فنڈز پر مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان ٹیوب ویلز پر کام کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2016)

شورکوٹ: لوانکم ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3783: جناب خالد غنی چودھری: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل شورکوٹ میں محکمہ نے 1975 میں ایک لوانکم ہاؤسنگ سکیم بنائی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم میں ابھی تک بجلی کا انتظام نہ ہو سکا ہے اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم کی ڈویلپمنٹ پر 1975 سے آج تک کوئی فنڈ نہیں لگایا گیا اگر جواب ہاں میں ہے تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(د) مذکورہ سکیم کے 2005 سے لیکر دسمبر 2013 تک کے تمام ترقیاتی اخراجات کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ہ) کیا حکومت اس کالونی کی بحالی کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں، کیا حکومت تحصیل شورکوٹ میں بے گھر لوگوں کے لئے کوئی مزید ہاؤسنگ کالونی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں۔ یہ اسکیم 1975 میں شروع ہو کر 1979 میں مکمل ہوئی تھی۔

(ب) جی نہیں۔اس اسکیم میں بجلی کا نیٹ ورک 1979 میں مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن اسکیم کے غیر آباد ہونے کی وجہ سے یہ نیٹ ورک غیر فعال ہو چکا ہے اِس نیٹ ورک کو فعال کرنے کے لیے فیسکو سے رابطہ کیا گیا ہے جس نے اس نیٹ ورک کو بحال کرنے کے لیے 18.227 ملین کا ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا ے جس کی جزوی ادائیگی مبلغ 10 ملین کر دی گئی ہے اور بقیہ ادائیگی اس ماہ کے آخر تک کر دی جائیگی اس کے بعد اس نیٹ ورک کی بحالی کا کام فیسکو کی جانب سے شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) اِس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ اسکیم 1979 میں 4.40 ملین اخراجات سے مکمل کی گئی تھی۔ اب موجودہ مالی سال کے دوران اس کی مکمل بحالی کا کام شروع کیا گیا ہے جس کا تخمینہ 29.123 ملین لگایا گیا ہے۔اس کی منظوری حکومت پنجاب نے دے دی ہے۔

(د) اِس بارے میں عرض ہے کہ مذکورہ اسکیم میں 2005 سے 2013 تک کوئی ترقیاتی اخراجات نہ کیے گئے ہیں۔

(ہ) جی ہاں۔اس اسکیم کی مکمل بحالی کا کام موقع پر جاری ہے۔مزید براں تحصیل شورکوٹ میں سرکاری زمین چک نمبر گھگھ کینٹ روڈ دستیاب ہے۔ محکمہ اِس زمین پر ہاؤسنگ اسکیم بنانے پر غور کر رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2014)</u>

<u>جھنگ: حلقہ پی پی 80 میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات</u>

<u>*3790: جناب خالد غنی چودھری:</u> کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 80 تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ کے علاقے چکوک 1،3،4 گھگھ، چک نمبر 412 چیمیاں والا اور 498 کا زیر زمین پانی کڑوا ہے جس وجہ سے لوگ بارش اور نہروں کا گندہ پانی پینے پر مجبور ہیں اور میٹھا پانی نہ ملنے کی وجہ سے فصلیں نہ ہونے کے برابر ہیں اور لوگ نقل مکانی اور جانور پانی کی عدم دستیابی کی وجہ سے مر رہے ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق جہاں جہاں پینے کا صاف پانی نہیں ہے وہاں پر صاف پانی دینے پر جنگی بنیادوں پر کام کر رہی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا علاقوں میں صاف پانی دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 28 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) 1۔یہ درست ہے کہ چک نمبر 1 گھگھ چک نمبر 3 گھگھ چک نمبر 4 گھگھ اور چک نمبر 412 چیمیاں والا کا زیر زمین پانی کڑوا ہے۔اور لوگ نہروں پر نلکے لگا کر میٹھا پانی پی رہے ہیں۔ گھگھ نہر سے لوگ فصلوں کو پانی لگا رہے ہیں

2۔چک نمبر 498 ج ب کا پانی پینے کے قابل ہے۔(ٹیسٹ رپورٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جناب محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں چک نمبر 1 گھگھ چک نمبر 3 گھگھ چک نمبر 4 گھگھ اور چک نمبر 412 کے R.O پلانٹ اور واٹر سپلائی کے تخمینہ جات بذریعہ DCO حکومت کو بھیج دیئے گئے ہیں تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید برآں حکومت پنجاب نے صاف پانی کی فراہمی کے لیے پنجاب صاف پانی کمپنی تشکیل دی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2016)</u>

<u>لاہور: جناح باغ میں فحاشی روکنے کا مسئلہ</u>

*3823: <u>جناب احمد شاہ کھگہ</u>: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیایہ درست ہے کہ لاہور جناح باغ میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں عریاں حرکتیں کرتے نظر آتے ہیں جن کو کوئی پوچھنے والا ہی نہیں ہے؟

(ب) کیاحکومت تمام پارکوں بالخصوص جناح باغ میں اس طرح کی سر عام فحاشی کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) باغ جناح لاہور شہر کے وسط میں وقوع پذیر ایک تاریخی نوعیت کا پارک ہے۔ اس باغ میں مفت تفریحی اور پارکنگ سہولیات میسر ہیں۔ نیز اس باغ میں عورتوں اور بچوں کی تفریح کیلئے دو چلڈرن پارک بھی بنائے گئے ہیں جن پر بھی کوئی داخلہ فیس نہ ہے۔ مفت تفریحی و پارکنگ سہولیات میسر ہونے کی وجہ سے روزانہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد بشمول جوان لڑکیاں اور لڑکے یہاں آتے ہیں اور اس باغ کی رعنائی، خوبصورتی اور تفریحی سہولیات سے محظوظ ہوتے ہیں۔ اس باغ میں سکول و کالج اوقات کار کے دوران یونیفارم میں ملبوس لڑکیوں اور لڑکوں کے داخلے پر مکمل پابندی ہے اور اس ضمن میں باغ جناح کے تمام گیٹوں پر لڑکیوں اور لڑکوں کے داخلے کے بارے میں ممنوعی عبارت سے مزین بورڈ آویزاں کئے گئے ہیں۔ مزید برآں فیملی کے ساتھ لڑکے اور لڑکیوں کے باغ جناح میں داخلے پر کوئی پابندی نہ ہے۔ علاوہ ازیں باغ جناح کا سیکورٹی عملہ نوجوان لڑکے اور لڑکیوں پر کڑی نظر رکھتا ہے اور اگر کوئی لڑکا اور لڑکی نازیبا حرکات کا متحمل ہوتا ہے تو سیکورٹی عملہ اُن کو نا صرف ایسا کرنے سے منع کرتا ہے بلکہ اُنہیں باغ جناح سے باہر نکال دیتا ہے۔ جہاں تک جوان لڑکے اور لڑکیوں کا عریاں حرکتیں کرتے ہوئے نظر آنے کا معاملہ ہے، یہ بات حقیقت پر مبنی نہ ہے کیونکہ باغ جناح میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کا رش ہوتا ہے اور لوگوں کی اس کثیر تعداد کی موجودگی میں عریاں حرکتیں کرنے کا اخلاقی طور پر جواز نہ بنتا ہے۔

(ب) انتظامیہ باغ جناح قلیل تعداد میں میسر سیکورٹی عملہ کی مدد سے باغ جناح میں تین شفٹوں میں سیکورٹی کے انتظامات احسن طریقے سے چلا رہی ہے۔ بہر حال ان سیکورٹی انتظامات کو مزید بہتر بنانے کیلئے تمام پارکوں بلخصوص باغ جناح میں فحاشی و عریانی کے واقعات کو روکنے کیلئے ہمہ وقت مقامی

پولیس خاص طور پر لیڈی پولیس کی تعیناتی ازحد ضروری ہے تاکہ کسی قسم کے ناخوشگوار واقعہ کا موقع پر تدارک کیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جون 2014)

گوجرانوالہ میں سیوریج سسٹم کو چلانے والے ملازمین کی تفصیلات

*3951: جناب محمد توفیق بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا گوجرانوالہ میں سیوریج سسٹم کو چلانے کے لئے کتنے عارضی اور مستقبل سینٹری ورکرز اور کتنے ملازمین کس کس عہدہ، گریڈ پر کام کر رہے ہیں اور ان کے فرائض اور ایریا کی تفصیل بتائیں۔ اس وقت کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں، خاص کر سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) اگر سینٹری ورکر اور دیگر اسامیاں کم ہیں تو حکومت واسا گوجرانوالہ میں کب تک ملازمین کی تعداد پوری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014   تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا گوجرانوالہ میں کل 246 سیورمین ہیں جوکہ تمام مستقل ہیں اور گریڈ 1 کے ملازم ہیں۔ ان میں سے 156 سیورمین گوجرانوالہ شہر کی 64 یونین کونسلوں میں برائے فیلڈ ڈیوٹی مامور ہیں۔ اس طرح ہر یونین کونسل کے سیوریج سسٹم کی دیکھ بھال کے لیے 2 سے 3 سیورمین دستیاب ہیں جن کو مختلف علاقوں میں ضرورت کے مطابق بھیج دیا جاتا ہے۔ ان کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے ایک جگہ پر مستقل تعیناتی ممکن نہ ہے۔ باقی ماندہ 90 سیورمین 23 ڈسپوزل اسٹیشنوں پر سکرینوں کی صفائی پر مامور ہیں۔ اس وقت واسا کی کل 918 اسامیاں ہیں اور ان میں سے 632 پُر ہیں اور 286 خالی ہیں۔ جن میں سے 121 سیورمین کی ہیں۔

(ب)واسا گوجرانوالہ میں سیور مین و دیگر ملازمین کی تعداد کم ہے جونہی حکومت پنجاب کی طرف سے نئی بھرتیوں پر عائد پابندی اُٹھائی جائے گی تو خالی آسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا۔اس سلسلے میں حکومت پنجاب کو سمری بھجوادی گئی ہے۔(کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں)۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جولائی 2014)

گوجرانوالہ: سیوریج اور واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*3952: جناب محمد توفیق بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) واسا گوجرانوالہ کا قیام کب عمل میں آیا تھا۔اس وقت سے آج تک اس شہر میں سیوریج اور واٹر سپلائی کے لئے واسا نے کتنے ماسٹر پلان بنائے ہیں اور ان میں سے کتنے پلانز پر عملدرآمد ہوا ہے۔ کیا آئندہ کسی ماسٹر پلان پر کام ہو رہا ہے اگر ہے تو کب تک اس پر عمل درآمد ہو گا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ واسا گوجرانوالہ کی ناقص واٹر سپلائی لائینوں اور گھٹیا سیوریج سسٹم اب ہیپاٹائٹس کے مریضوں کا شہر بن چکا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ واسا گوجرانوالہ نے اس وقت 30 کروڑ روپے کے بقایاجات پانی کے بلوں کی مد میں وصول کرنے ہیں۔کیا حکومت اس ادارے کی ناقص کارکردگی اور گندہ پانی سپلائی کرنے کی وجہ سے یہ بقایاجات معاف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) واسا گوجرانوالہ کا قیام نومبر 1997 میں ہوا اور اب تک درج ذیل ماسٹر پلانز Consultants کے ذریعے بنوانے گئے ہیں۔ماسٹر پلان برائے سیوریج 2010 میں بنایا گیا اور اس کا تخمینہ 4873 ملین روپے لگایا گیا تھا۔جبکہ امسال اس پلان کے مطابق ایک جامع سیوریج منصوبہ فیز۔I جس کی لاگت 943.730 ملین روپے ہے حکومت کی جانب سے منظور ہو چکا ہے جس پر ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ماسٹر پلان واٹر سپلائی 2012 میں بنایا گیا اور اس کا

تخمینہ 2511 ملین روپے لگایا گیا تھا۔ اس پلان کے مطابق واٹر سپلائی کی دو سکیمیں جن کی لاگت 310 ملین روپے ہے اگلے مالی سال کے بجٹ میں شامل کرنے کے لئے بھیج دی گئی ہیں۔ ماسٹر پلان ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ 2013 میں بنوایا گیا اور تخمینہ 10833 ملین روپے لگایا گیا تھا۔ اس کی منظوری کے لیے حکومت کو چٹھی تحریر کر دی گئی ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ واسا گوجرانوالہ اپنے دستیاب وسائل سے صرف 30% لوگوں کو پانی مہیا کر رہا ہے۔ جو کہ 500 فٹ گہرائی سے حاصل کرنے کیوجہ سے معیاری ہے۔ اس سلسلہ میں ماہانہ کی بنیاد پر پانی کے نمونہ جات باقاعدگی سے واٹر ٹیسٹنگ لیبارٹری سے چیک کروائے جاتے ہیں۔ باقی 70% لوگ اپنے ذرائع سے پانی حاصل کر رہے ہیں جو کہ کم گہرائی کی وجہ سے بہتر نہ ہے۔ بعض علاقوں میں پرانا سیوریج سسٹم ہونے کی وجہ سے مسائل ہیں۔ جن کو حالیہ نئی منظور شدہ سیوریج سکیم کے ذریعے حل کر دیا جائے گا۔

(ج) واسا گوجرانوالہ کا وجود 1997 میں ہوا۔ اس وقت سے عوام کی طرف سے سیوریج کے چارجز ادا نہ کرنے کیوجہ سے بقایا جات جمع ہو گئے ہیں جبکہ واٹر سپلائی چارجز کی ریکوری تسلی بخش ہے لیکن عوام سیوریج کے چارجز ادا کرنے میں دلچسپی نہیں لیتے واسا کی کارکردگی اس کے وسائل کے مقابلے میں تسلی بخش ہے کہیں بھی گندہ پانی سپلائی نہیں ہو رہا ہے۔ جونہی کوئی شکایت
موصول ہوتی ہے اس کو فوراً حل کیا جاتا ہے۔ موجودہ قوانین میں واسا کے بقایا جات معاف کرنے کا اختیار موجود نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 17 جولائی 2014)

چنیوٹ میں سیوریج پائپوں کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*3953: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چنیوٹ کے محلہ جات اور ڈسپوزل جھنگ روڈ تک پانی پہنچانے کے سیوریج پائپ کس سال نصب کئے گئے تھے اور اس وقت ان پائپوں کی قوت وصلاحیت کتنی باقی ہے؟

(ب) شہر چنیوٹ کے کن کن علاقوں میں ابھی تک سیوریج نہیں ڈالی جا سکی۔ان علاقوں میں کب تک سیوریج سکیم شروع کی جائیگی؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی 77-1976 میں جھنگ روڈ ڈسپوزل و سیوریج سکیم تعمیر کی گئی جو اس وقت آبادی کی ضرورت کے مطابق تھی (محلہ جات کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ بعد میں 03-2002 میں ٹی ایم اے چنیوٹ نے نئے سیور پائپ ڈیزائن کے مطابق ڈالے جو کہ صحیح حالت میں کام کر رہے ہیں اور ان کی میعاد 23-2022 تک ہے۔

(ب) چنیوٹ شہر میں پہلے سے موجود ڈسپوزل ورکس جھنگ روڈ، ڈسپوزل ورکس چاہ ٹبیانوالہ، ڈسپوزل ورکس سیٹلائٹ ٹاؤن اور ڈسپوزل ورکس معظم شاہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن چنیوٹ کی زیر نگرانی چالو ہیں۔ان ڈسپوزل ورکس سے ملحقہ محلہ جات میں جزوی طور پر سیوریج لائنیں بچھائی گئی ہیں جبکہ ان محلہ جات میں مزید باقی ماندہ حصوں میں سیوریج ڈالی جانی مناسب ہے (محلہ جات کی تفصیل Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شہر میں ڈسپوزل ورکس رائے چند سے ملحقہ سیوریج سکیم یو سی 33 اور 34 (محلہ جات کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے لیے حکومت پنجاب نے 13-2012 میں 198.435 ملین روپے کی منظوری دی (تفصیل Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جس کی تکمیل کا کام آخری مراحل میں ہے جو کہ فنڈز مہیا کیے جانے پر دسمبر 2016ء میں مکمل ہو جائے گی ڈسپوزل ورکس رائے چند عرصہ ایک سال سے چالو ہے اور نکاسی آب تسلی بخش طریقے سے جاری ہے۔

علاوہ ازیں حکومت پنجاب نے 15-2014 میں نئی اربن سیوریج سکیم محلہ فتح آباد، رشیدیہ، عثمان آباد، پیرس روڈ، معظم شاہ، شہابل شاہ، باقروالی، راجان، مقصود آباد، عالی اور عید گاہ چنیوٹ کیلئے مبلغ 199.694 ملین روپے کی منظوری دی (تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی

ہے) جس پر 33% کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی کام جاری ہے جو کہ فنڈز کی فراہمی پر دسمبر 2017ء میں مکمل ہو جائے گی (محلہ جات کی تفصیل Annex-F ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

مندرجہ بالا سکیموں کی تکمیل کے بعد شہر کے 70% حصے میں سیوریج سسٹم کی سہولت حاصل ہو جائے گی اور بقایا 30% حصے میں سیوریج سسٹم کی ضرورت ہو گی اور ان نکاسی آب سے محروم علاقوں میں حکومت کی طرف سے فنڈز مہیا کیے جانے پر سیوریج کا کام مکمل کیا جا سکے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2016)

بہاولنگر: حلقہ پی پی 283 میں فراہمی آب سے متعلقہ تفصیلات

*3959: چودھری غلام مرتضیٰ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 283 بہاولنگر میں زیر زمین پانی کڑوا ہے؟

(ب) پی پی 283 میں کتنے گاؤں میں پینے کے صاف پانی کی سکیمیں موجود ہیں ان کے نام بتائیں؟

(ج) کیا حکومت بقایا دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ہاں یہ درست ہے PP-283 بہاولنگر میں زیر زمین پانی کڑوا ہے ٹیسٹ رپورٹ (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) PP-283 کے کل 102 گاؤں ہیں جن میں سے 72 گاؤں میں صاف پانی کی سکیمیں بنائی گئی ہیں تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ باقی 30 گاؤں میں صاف پانی کی کوئی سکیم نہ ہے تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ج) مالی سال 17-2016 میں PP-283 میں کوئی سکیم شامل نہیں ہے تاہم صاف پانی پروگرام کے تحت ان علاقوں میں صاف پانی کی سہولت مہیا کی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2016)

سیالکوٹ:حلقہ پی پی 126 میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3961:جناب لیاقت علی: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں پی پی 126 میں کتنی واٹر سپلائی سکیمیں شروع ہیں اور کتنی سکیمیں چالو ہیں؟

(ب) واٹر سپلائی کی جو سکیمیں چالو نہ ہیں یا ناقص حالت میں ہیں ان کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 126 میں پانی نہایت مضر صحت ہے ان پوائینٹ پر نئی سکیمیں واٹر سپلائی کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) پی پی 126 میں اب تک کل 12 عدد واٹر سپلائی سکیمیں مکمل کی گئی ہیں جن میں سے 7 عدد سکیمیں چالو حالت میں ہیں جبکہ 5 عدد سکیمیں مختلف وجوہات سے بند پڑی ہیں۔

(ب) جو سکیمیں بند حالت میں ہیں وہ سکیمیں یوزر کمیٹی کو ہینڈاوور کردی گئی تھیں۔ لیکن واپڈا کی عدم ادائیگی کی وجہ سے واپڈا کنکشن کاٹ دیئے گئے ہیں اور پائپ لائین، سوئی گیس اور ٹیلی فون لائین بچھانے کی وجہ سے پھٹ چکی ہیں جو کہ اب قابل مرمت ہیں۔ 1 عدد سکیم کا بور فیل ہو چکا ہے۔

(ج) یونیسف کے سروے کے مطابق حلقہ پی پی 126 ضلع سیالکوٹ میں کل 246 گاؤں کا سروے کیا گیا جن میں سے 42% گاؤں کا پانی خراب ہے اور 58% گاؤں کا پانی ٹھیک پایا گیا۔ حکومت پنجاب عوام الناس کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے آئندہ بجٹ میں مزید واٹر سپلائی سکیمیں فراہم کرے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2014)

رحیم یار خان: صادق آباد میں ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3963:جناب کانجی رام: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل صادق آباد میں آخری ہاؤسنگ سکیم کب بنائی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب شہر کی آبادی بڑھ گئی ہے اور یہ شہر کم آمدنی والے لوگوں پر مشتمل ہے؟

(ج) کیا حکومت آئندہ مالی سال میں اس شہر کے لئے کوئی نئی ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا ضلع رحیم یار خان میں حکومت آشیانہ ہاؤسنگ سکیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، کب اور کس جگہ پر؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ تحصیل صادق آباد میں واٹر سپلائی و سیوریج کی سہولتیں فراہم نہیں کی گئی ہیں حکومت کب تک یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(و) تحصیل صادق آباد میں جن علاقوں کی کچی آبادیوں میں واٹر سپلائی و سیوریج کی سہولتیں میسر ہیں تو وہ کس حالت میں ہیں، کتنی آبادیوں میں فنکشنل ہیں اور ٹیوب ویل کی تعداد کتنی ہیں، جو ورکنگ نہیں کر رہیں کیا حکومت انہیں مرمت یا ٹھیک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) تحصیل صادق آباد میں آخری ہاؤسنگ سکیم 1983 میں شروع کی گئی تھی جو 1987 میں مکمل ہو گئی تھی یہ سکیم کے ایل پی روڈ پر احمد پور کے قریب واقع ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بات درست ہے۔

(ج) جی نہیں کیونکہ شہر میں سرکاری زمین دستیاب نہیں ہے اور پرائیویٹ زمین کے مارکیٹ ریٹ زیادہ ہونے کی وجہ سے اسکے حصول میں مشکلات کا سامنا ہے۔

(د) 2011 میں 12 ڈسٹرکٹ میں آشیانہ ہاؤسنگ بنانے کے لئے رپورٹ مرتب کی گئی تاہم ضلع رحیم یار خان میں زمین کا دور افتادہ علاقے میں ہونا لوگوں کی عدم دلچسپی اور انفراسٹرکچر کی لاگت بہت زیادہ ہونے کی وجہ سے پروجیکٹ شروع نہیں کیا گیا۔ وہاں پر فی الوقت پنجاب حکومت کا کسی ایسی سکیم کی منصوبہ بندی کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

(ہ) درست نہ ہے۔

A۔ شہری علاقہ جات:۔

حکومت پنجاب نے صادق آباد شہر میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے مندرجہ ذیل سکیمیں بنائی ہیں جو کہ شہر کو صاف پانی مہیا کر رہی ہیں۔

1۔ 64-1963 میں کینال سورس واٹر سپلائی سکیم تعمیر کی گئی۔

2۔ 99-1998 میں واٹر سپلائی سکیم صادق آباد فیز ٹو تعمیر کی گئی۔

3۔ 09-2008 میں اربن واٹر سپلائی سکیم صادق آباد تعمیر کی گئی۔

1۔اس وقت 24 عدد ٹیوب ویلز شہر کو 16 کیوسک اور کینال سورس سے 6 کیوسک پانی مہیا ہو رہا ہے مندرجہ بالا سکیموں کے تحت تقریبا242,432 نفوس آبادی کو 32 گیلن فی کس یومیہ (32 GPCD) کے حساب سے پانی مہیا ہو رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے 15-2014 میں دس ٹیوب ویلوں پر مشتمل واٹر سپلائی سکیم کا آغاز کیا گیا جس پر تقریباً 30% کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ منصوبہ سال 2018ء میں مکمل ہو گا۔ یہ سکیم 10 عدد ٹیوب ویل، پمپنگ مشینری، رائزنگ مین، انٹرمیڈیٹ پمپ اسٹیشن، چار عدد گراونڈ سٹوریج ٹینک، تین عدد ٹنکیاں، چھے عدد جنریٹر پر مشتمل ہے (تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ اس سکیم کے تحت مزید 10 کیوسک پانی شہر کو 48 گیلن فی کس یومیہ (48 GPCD) کے حساب سے مہیا ہو جائے گا۔ سال 2018 کے بعد صادق آباد شہر میں پانی کی کمی کو دور کرنے کے لئے مزید واٹر سپلائی سکیم کی ضرورت ہو گی جو کہ حکومت پنجاب کے فنڈز مہیا کرنے پر بنائی جائیگی۔

2۔احمد پور لمہ میں 76-1975 میں واٹر سپلائی کی سکیم مکمل کی گئی تھی جو کہ اس وقت بند ہے کیونکہ یہ علاقہ زیر زمین میٹھے پانی میں واقع ہے۔ سکیم کی دیکھ بھال یونین کونسل احمد پور لمہ کی ذمہ داری ہے۔

B۔ سیوریج سسٹم:

حکومت پنجاب نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے شہر صادق آباد میں مندرجہ ذیل سکیمیں تعمیر کی ہیں۔

1۔ 1996ء میں کمپری ہنسیو سیوریج سکیم صادق آباد فیز I۔

2۔ 06-2005 میں سیوریج سکیم برائے بستی میواتی اور جوہر کالونی

3۔ 2007ء میں کمپری ہنسیو سیوریج سکیم صادق آباد فیز II۔

4۔ 2011ء میں سیوریج سکیم برائے اسلم ٹاؤن اور ملحقہ آبادی

5۔ 2013ء میں بحالی و بہتری سیوریج سسٹم سٹی صادق آباد

1۔ مندرجہ بالا سکیموں کے تحت 8 ڈسپوزل ورکس تعمیر کئے گئے تھے جو کہ صحیح حالت میں چل رہے ہیں اور ان سے تقریباً 245,000 نفوس (70%) آبادی مستفید ہو رہی ہے۔ سیوریج سسٹم کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے سال

2014-15 میں سیوریج کا منصوبہ شروع کیا ہے جسکا 35% کام مکمل ہو چکا ہے جب کہ یہ منصوبہ سال 2016-17 میں مکمل ہو جائے گا۔ اس منصوبہ کے مکمل ہونے پر مزید 70,000 نفوس (20%) آبادی سیوریج سسٹم کی سہولت سے مستفید ہو گی) تفصیل Annex-D) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ احمد پور لمہ میں 1990 میں سیوریج و ڈرینج سکیم مکمل کی گئی تھی جو کہ اس وقت فنکشنل ہے۔ سکیم کی دیکھ بھال یونین کونسل احمد پور لمہ کی ذمہ داری ہے۔

C۔ دیہی علاقہ جات:-

1۔ تحصیل صادق آباد کے 29 چکوک میں سیوریج سکیمیں تعمیر کی گئی تھیں جو کہ درست حالت میں چل رہی ہیں ان سے تقریباً 102000 نفوس (11%) مستفید ہو رہے ہیں تفصیل Annex-E ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ تحصیل صادق آباد کے 55 چکوک میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے واٹر سپلائی سکیمیں تعمیر کی گئی تھیں۔ جن میں سے 35 سکیمیں لوگوں کو صاف پانی مہیا کر رہی ہیں (تفصیل Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گی ہے۔ جن سے تقریباً 105000 نفوس (11%) مستفید ہو رہے ہیں۔ جبکہ 20 سکیموں کی بحالی درکار ہے اور بحالی کے لیے 175 ملین روپے درکار ہیں۔ تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی منظوری اور فراہمی فنڈز کے بعد آئندہ بجٹ (2016-17) میں ان سکیموں پر کام مرحلہ وار پروگرام کے تحت کیا جائے گا۔

(و) یہ سوال تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن صادق آباد سے متعلق ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2016)

حلقہ پی پی 284 بہاولنگر میں لو انکم ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*3964: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی 284 فورٹ عباس شہر میں لوانکم ہاؤسنگ اسکیم 40 سال قبل بنائی گئی تھی لیکن تاحال سیوریج سسٹم، واٹر سپلائی اور بجلی کی سہولت فراہم نہ کی گئی ہے، پختہ سڑکیں ناقص میٹریل سے بنائی گئیں جو کہ مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویلپمنٹ نہ ہونے کی وجہ سے ان 40 سال میں ایک گھر بھی نہیں بن سکا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جس رقبہ پر یہ اسکیم بنائی گئی ہے محکمہ ہاؤسنگ کے نام منتقل ہی نہیں ہوئی، ٹی ایم اے محکمہ مال کے ریکارڈ میں الاٹیوں کے پلاٹوں کا اندراج ہی نہیں ٹی ایم اے مکانوں کے نقشہ جات پاس نہیں کرتا، بلدیاتی سہولتوں کے فراہمی کے لیے ٹی ایم اے اور محکمہ ہاؤسنگ کے معاملات 40 سال میں طے نہیں ہو سکے؟

(د) ہاؤسنگ سکیم میں کتنے پلاٹ تھے، ان میں سے کتنے نیلام ہوئے، کتنے بقایا ہیں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سب وجوہات کے باوجود الاٹیوں کو مکان تعمیر نہ کرنے پر ہر سال جرمانے کر دیئے جاتے ہیں، کیا حکومت ایسے غیر منصفانہ جرمانے معاف کرنے اور مندرجہ بالا مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2014 تاریخ ترسیل 9 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی نہیں یہ اسکیم 1974 میں شروع ہو کر 1978 میں مکمل ہوئی تھی۔ اسکیم میں تمام ترقیاتی کام مطلوبہ معیار کے مطابق کیے گئے تھے لیکن اب اس اسکیم کے غیر آباد ہونے کی وجہ سے اس کی تمام سروسز غیر فعال ہو چکی ہیں۔

(ب) جی نہیں اس اسکیم کے تمام ترقیاتی کام 1978 میں مکمل ہو گئے تھے اسکیم شہر سے دور ہونے کی وجہ سے لوگوں نے گھر تعمیر نہ کیے اس کی تمام الاٹمنٹ مکمل ہو گئی تھی لیکن تمام سروسز غیر فعال ہو چکی ہیں۔

(ج) جی ہاں یہ بات درست ہے۔ لیکن محکمہ اسکیم کی زمین کا انتقال اپنے نام کروانے کے لیے تندہی سے کوشش کر رہا ہے اور جلد ہی زمین کا انتقال محکمہ کے نام ہو جائے گا۔ مزید براں اس اسکیم کے مکانات کے نقشہ جات فاٹا پاس کرتا ہے اور ٹی ایم اے فورٹ عباس سے کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔

(د) لوانکم ہاؤسنگ اسکیم فورٹ عباس میں کل پلاٹ 348 ہیں جن میں سے 341 الاٹ شدہ ہیں اور بقایا 7 پلاٹ ہیں۔

(ہ) محکمہ کے قوانین کے مطابق اس اسکیم کے پلاٹوں کے مالکان کو تین سال کے اندر مکانات کی تعمیر کرنی تھی تین سال کے بعد مکان تعمیر نہ ہونے کی صورت میں جرمانہ کیا جاتا ہے لیکن چونکہ اس اسکیم کی سروسز غیر فعال ہو چکی ہیں اس لیے الاٹیوں پر تعمیر نہ کرنے کا جرمانہ عائد نہ ہوتا ہے اور سروسز فعال ہونے کے بعد ہی تعمیری سرچارج عائد ہو گا۔

(تاریخ وصولی جواب 18 جولائی 2014)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: ہاؤسنگ کالونیوں میں مفاد عامہ سے متعلقہ مختص پلاٹوں کی تفصیلات

*3986: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کی محکمہ ہاؤسنگ کی طرف سے بنائی جانے والی ہاؤسنگ کالونیوں اور سکیموں میں تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور کمیونٹی سنٹرز کے لئے پلاٹ مختص کئے جاتے ہیں؟

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہاؤسنگ سکیموں میں ان مقاصد کے لئے مخصوص پلاٹوں کی تفصیل اور ان کی مارکیٹ ویلیو کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) یہ پلاٹ کس پالیسی کے تحت اور کن اداروں کو فراہم کئے جاتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان پلاٹوں کی نیلامی سے حکومت کو اربوں روپے کی آمدن ہو سکتی ہے اور دوسری طرف جن مقاصد کے لئے یہ پلاٹ مخصوص کئے گئے ہیں، وہ سہولیات ان کالونیوں کے رہائشیوں کو حاصل ہو سکتی ہیں؟

(ہ) اگر جزو (د) کا جواب درست ہے تو ان پلاٹوں کی نیلامی / الاٹمنٹ میں کیا امر مانع ہے؟

(و) کیا حکومت ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کالونیوں میں تعلیمی ادارے، ہسپتال اور کمیونٹی سنٹر کے لئے مخصوص پلاٹ نیلام / الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) جی ہاں درست ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جملہ تمام پلاٹس ہائے محکمانہ پالیسی Disposal of community site 1999) کیے جائیں گے۔

۱۔ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کیے جاتے ہیں۔

۲۔ ڈسپنسری ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کیے جاتے ہیں۔

۳۔ کمیونٹی محکمہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو الاٹ کیے جاتے ہیں۔

(د) یہ پلاٹ متعلقہ اداروں کو گورنمنٹ کی منظور شدہ کے تحت Market Rate of Residential Plots کا 3rd/1 پر الاٹ کیے جاتے ہیں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سکیموں میں 11 سکول 4 کمیونٹی سنٹر اور 11 ڈسپنسریوں کی سائٹس موجود ہیں جن کا رقبہ تقریباً 1429.47 مرلے ہے جن کی 3rd/1 قیمت سے تقریباً 67.199 ملین Recovery ہو سکتی ہے جو کہ محکمہ خزانہ حکومت کے پاس جمع ہو گی۔

(ہ) جب بھی متعلقہ محکمہ جات الاٹمنٹ کے لیے درخواست کرتے ہیں تو ان کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق الاٹ کر دیئے جائے ہیں۔ نیلامی کے لیے محکمہ کی پالیسی نہ ہے۔

(و) جب بھی متعلقہ محکمہ جات الاٹمنٹ کے لیے درخواست کریں گے تو ان کو محکمہ کی پالیسی کے مطابق الاٹ کر دیئے جائیں گے اور نئے قانون کے مطابق ایجنسی اگر چاہے تو نیلامی کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2015)

ٹوبہ ٹیک سنگھ: واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*3989: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبک ہیلتھ انجینئرنگ ازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے تمام علاقے کا زیر زمین پانی انتہائی ناقص اور کڑوا ہے ؟

(ب) پی پی 86 کے کتنے دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیمیں کام کر رہی ہیں اور کتنے دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیم موجود نہ ہے ؟

(ج) جن دیہات میں واٹر سپلائی کی سکیم موجود ہے ان میں سے کتنی سکیمیں چل رہی ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں، ان کے نام بند ہونے کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(د) جن دیہات میں واٹر سپلائی سکیم موجود نہ ہے کیا حکومت پنجاب ان دیہات میں واٹر سپلائی سکیم کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک ؟

(تاریخ وصولی 19 فروری 2014 تاریخ ترسیل 29 اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 67% زیر زمین پانی کڑوا ہے اور 33% زیر زمین پانی میٹھا ہے۔

(ب) حلقہ PP-86 کے 42 دیہاتوں میں واٹر سپلائی سکیمیں بنائی گئی ہیں تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ 21 دیہات میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم موجود نہ ہے۔ تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حلقہ مذکورہ کی 42 واٹر سپلائی کی سکیموں میں سے 39 سکیمیں چل رہی ہیں تفصیل (Annex-C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) حال ہی میں 2 سکیمیں مکمل ہوئی ہیں اور ان پر بجلی کے کنکشن پر کام جاری ہے تفصیل (Annex-D ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جبکہ ایک سکیم یوزر کمیٹی کی طرف سے بل ادا نہ کرنے کی وجہ سے بند پڑی ہے تفصیل (Annex-E) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

(د)(ا) حلقہ PP-86 کے 19 دیہات کے لیے واٹر سپلائی سکیمیں ڈرافٹ بجٹ 17-2016 میں شامل کی گئی ہیں۔ بجٹ کی منظوری کے بعد ان پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

(2) پنجاب صاف پانی کمپنی تین لیٹر فی کس روزانہ کے حساب سے پنجاب کے دیہات میں پانی مہیا کرنے کاارادہ رکھتی ہے۔ گورنمنٹ کی منظوری کے بعدان علاقوں میں اس پر کام کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 30اکتوبر 2014)

لاہور: ایل اوایس پراجیکٹ کے تخمینہ سے متعلقہ تفصیلات

*4071: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور ایل اوایس کے نزدیک نالے پر بنے والے پراجیکٹ کے تخمینہ کی تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) جن لوگوں کے گھر اور مارکیٹ اس کی زد میں آئیں ان کے معاوضہ کی تفصیلات بیان کی جائیں؟

(ج) یہ ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو آلاٹ ہوا، نام اور تفصیلات بتائیں اور بولی میں شامل ہونے والے باقی ٹھیکے داروں کے نام کی تفصیلات بتائیں؟

(تاریخ وصولی 26فروری 2014تاریخ ترسیل 29اپریل 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) لاہور ایل اوایس پراجیکٹ فیروزپور روڈ ایل اوایس سے ملتان روڈ لاہور کا ٹینڈر مورخہ 2013-06-07 کو ہوا۔ اس کا ابتدائی تخمینہ 396.74 ملین بنایا گیا۔ بعد میں کام کا حجم بڑھ کر 1676.565 ملین ہو گیا۔ مزید براں ڈیزائن کی تبدیلی اور متفرق کام ملانے سے اس کی مالیت بڑھ کر 2535.957 ملین ہو گئی۔

(ب) لاہور ایل اوایس کے نزدیک نالے پر بننے والے پراجیکٹ کی زد میں جن لوگوں کے گھر اور مارکیٹ آئیں ہیں ان کے ایوارڈ کی تفصیلات تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا ٹھیکہ M/S KB Reliable JV (Pvt) Ltd کمپنی کو الاٹ ہوا۔ ٹینڈرز میں سات (7) پری کوالیفائیڈ ٹھیکدار کمپنیوں میں سے دو (2) ٹھیکدار کمپنیوں M/s SARCO اور M/s ZKB Reliable JV (Pvt) Ltd نے حصہ لیا۔

(تاریخ وصولی جواب 17 فروری 2016)

لاہور: ستوکتلہ ڈرین سے متعلقہ تفصیلات

*4143: محترمہ شنیلا روت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ستوکتلہ ڈرین کا فیروزپور روڈ سے پیکو روڈ تک کے حصے کا تعمیراتی کام عرصہ چار سال سے جاری ہے؟

(ب) کیا اس منصوبہ کا کوئی ٹائم فریم ہے؟

(ج) کیا یہ منصوبہ برسات سے پہلے مکمل ہو سکے گا کیونکہ اس کا پانی برسات میں اوور فلو ہو کر سڑک کے برابر ہو جاتا ہے؟

(تاریخ وصولی 07 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 13 مئی 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) یہ درست نہ ہے کہ ستوکتلہ ڈرین کا فیروزپور روڈ سے پیکو روڈ تک حصے کا تعمیراتی کام عرصہ چار سال سے جاری ہے۔ یہ منصوبہ 30 نومبر 2012 کو شروع ہوا۔

(ب) اس منصوبہ کی تکمیل ڈرین کے راستے میں آنیوالے LESCO کے 100 الیکٹرک پول کی جلد از جلد منتقلی پر منحصر ہے۔ جو ابھی تک منتقل نہیں ہو سکے۔

(ج) اس منصوبہ پر مون سون کے بعد بھی کا کام جاری رہے گا۔ تاہم ستوکتلہ ڈرین کا حصہ آر (R) اور ایس (S) بلاک ماڈل ٹاؤن جہاں زیادہ بارش ہونے کی صورت میں اس نالے کا پانی سڑک کے لیول کے برابر آ جاتا ہے وہاں ترجیحی بنیادوں پر کام جاری ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2014)

سرگودھا: واٹر سپلائی کے لئے ٹیوب ویل فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*4277: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں 13-2012 سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل کس کس جگہ پر لگائے گئے؟

(ب) اس میں کتنے ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں، ان کو کب ٹھیک کر دیا جائے گا؟

(ج) سرگودھا شہر کی آبادی کے لئے روزانہ کتنے گیلن پانی کی ضرورت ہے؟

(د) ان ٹیوب ویلوں سے روزانہ کتنے گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس شہر میں مزید ٹیوب ویل برائے واٹر سپلائی لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 20 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع سرگودھا میں 13۔2012 سے آج تک واٹر سپلائی کے لئے درج ذیل مقامات پر ٹیوب ویل لگائے گئے۔

	مقام	تعداد ٹیوب ویل
1.	واٹر سپلائی سکیم کوٹ مومن	Nos-12
2.	واٹر سپلائی سکیم بھلوال	Nos-10
3.	واٹر سپلائی سکیم پھلروان	Nos-10
4.	واٹر سپلائی سکیم ساہیوال	No-1

(ب) تمام ٹیوب ویل چالو حالت میں ہیں

(ج) سرگودھا شہر کی موجودہ آبادی کے لئے روزانہ 84348960 گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

(د) موجودہ واٹر سپلائی سسٹم اگر 20 گھنٹے روزانہ چلایا جائے تو 15750000 گیلن پانی مذکورہ شہر کو فراہم کیا جا سکتا ہے جبکہ مزید 68598960 گیلن پانی کی ضرورت ہے۔

(ہ) حکومت پنجاب کی جانب سے توسیع واٹر سپلائی سکیم سرگودھا زون۔I پر کام شروع ہو گیا ہے۔ جس پر پہلے مرحلہ میں 22 ٹیوب ویل لگائے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2014)

راجن پور: واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*4283: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور میں کل کتنی واٹر سپلائی سکیمیں ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں، کتنی کتنی لاگت سے اور کون کونسے سال میں بنائی گئی ہیں، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ب) اس میں کتنی اور کون کونسی سکیمیں فنکشنل ہیں اور کتنی کون کونسی نان فنکشنل ہیں، نان فنکشنل کی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا واٹر سپلائی کی کوئی سکیمیں مالی سال 14-2013ء میں زیر تکمیل ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت مالی سال 15-2014ء میں نئی سکیمیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 مارچ 2014 تاریخ ترسیل 5 جون 2014)

جواب

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ

(الف) ضلع راجن پور میں واٹر سپلائی کی کل 105 سکیمیں ہیں۔ ان سکیموں کی لوکیشن (Location) ان کی لاگت اور ان کے مکمل ہونے کے سال کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فنکشنل سکیمیں 44 عدد تفصیل (Annex–A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نان فنکشنل سکیمیں 52 عدد تفصیل (Annex–B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نئی سکیمیں 3 عدد (Annex–C) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے 44 سکیمیں فنکشنل ہیں تفصیل (Annex–A) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور 52 سکیمیں نان فنکشنل ہیں جنکی نان فنکشنل ہونے کی وجوہات کی تفصیل (Annex–B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1۔ مالی سال 14-2013 میں کوئی بھی واٹر سپلائی سکیم زیر تکمیل نہ تھی۔

2۔ سال 15۔2014 میں Hill Torrents کی وجہ سے ضلع راجن پور میں مندرجہ ذیل سکیمیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی تھیں لنڈی سیدان، بکھرپور، مڈ ناول جو کہ اسی سال 15۔2014 میں مکمل بحال کر دی گئی تھیں۔

3۔ اس کے علاوہ ضلع راجن پور میں جناب خادمِ اعلیٰ پنجاب نے خصوصی منظوری برائے بحالی واٹر سپلائی کی 9 عدد سکیمز برائے مالی سال 15۔2014 میں خصوی منظوری دی ہے۔ جن میں سے 6 عدد واٹر سپلائی سکیموں پر کام جاری ہے۔ جن کے فنڈز مہیا کر دیے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) بحالی واٹر سپلائی سکیم حاجی پور (ii) واٹر سپلائی سکیم بخارہ (iii) واٹر سپلائی سکیم میراں پور (vi) واٹر سپلائی سکیم محمد پور دیوان (v) واٹر سپلائی سکیم داجل ((vi) تنصیب ہینڈ پمپس 03 عدد سکیموں کے فنڈز فراہم نہیں کئے گئے جن کو اگلے مالی سال 17۔2016 میں شامل کی جانی ہیں جن کے یہ نام درج زیل ہیں۔

(i) سولر پاور واٹر سپلائی سکیم داجل (ii) رورل واٹر سپلائی کہ سلطان (iii) بحالی، توسیع اربن واٹر سپلائی سکیم روجھان وملحقہ آبادی

(تاریخ وصولی جواب 31 مارچ 2015)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

مورخہ 5 اپریل 2016 — سیکرٹری

بروز بدھ 6۔اپریل 2016 محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	میاں محمد اسلم اقبال	4071۔1855
2	ڈاکٹر مراد راس	2914۔1968
3	چوہدری اشرف علی انصاری	2034
4	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2598۔2401
5	حاجی جاوید اختر انصاری	2663۔2662
6	محترمہ نگہت شیخ	3282۔2879
7	میاں طاہر	3034
8	چوہدری فیصل فاروق چیمہ	3217
9	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	3533
10	محترمہ فائزہ احمد ملک	3570
11	راجہ راشد حفیظ	3596۔3594
12	جناب جعفر علی ہوچہ	3607
13	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	3608
14	جناب خالد غنی چوہدری	3790۔3783
15	جناب احمد شاہ کھگہ	3823
16	جناب محمد توفیق بٹ	3952۔3951
17	الحاج محمد الیاس چنیوٹی	3953
18	چوہدری غلام مرتضیٰ	3959
19	جناب لیاقت علی	3961
20	جناب کانجی رام	3963

21	:جناب محمد نعیم انور	3964
22	جناب امجد علی جاوید	3989-3986
23	محترمہ شنیلا روت	4143
24	چودھری عامر سلطان چیمہ	4277
25	سردار علی رضا خان دریشک	4283